مجالسۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اللہ کے نام سے ابتدا جو رحمٰن اور رحیم ہے

اللہ نور السمٰوٰت والارضِ مثل نورہٖ (الاٰخر) جس سے کل مخلوقات کا ظہور ہوا۔ ہر رزق کھانے والے کا رزاق وہ ہے۔ حدیث کے موافق یا اس نے ہر جن وانس پرندوں کو رزق پہنچانے کا وعدہ کر رکھا ہے وہ خالق اور رازق مطلق ہے۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ وَمَا مِنۡ دَآبَّۃٍ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزۡقُھَا اور زمین میں کوئی بھی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ تعالےٰ کے ذمہ نہ ہو۔ اور ہزاروں ہزار بے حد وبے شمار درود سید السادات (محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ہوں قولہ تعالیٰ ہم نے

رسول الہدایت رسول رب العالمین خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دین الحق کے ساتھ بھیجا ہے اس کے بعد (اس رسالہ) کا مصنف **باھُو**ؒ ولد بازیدؒ عرف اعوان ساکن قلعہ شور چند کلمات تصور اسم اللہ ذات۔ آیات کی تفسیر با تاثیر مشاہدہ معرفت الٰہی۔ نور اللہ کا وصال لازوال اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری مجلس سے مشرف ہونے کے متعلق بیان کرتا ہے صاحب مسلک سلوک کے لئے اسم اللہ ذات اور ذکر وتسبیح نص حدیث آیات کے موافق خدا تعالےٰ کے حکم اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے اس کتاب کا نام وخطاب مجالستہ النبی رکھا گیا ہے قال علیہ السلام لسان الفقراء سیف الرحمٰن۔

فقراء کی زبان سیف الرحمٰن ہوتی ہے۔ جس سے وہ ہمیشہ نفس وحدیث علم فقہ
وتفسیر کے مطالعہ اور تلاوت قرآن میں معروف رہتے ہیں۔ جان لو! جو شخص اِس
کتاب کی سیر تمام کرتا ہے۔ مشاہدہ اسرار الٰہی لامتناہی اس کی طرف رُخ کر
لیتا ہے بلکہ جو کوئی اس کتاب کو ہمیشہ شب و روز اپنے مطالعہ میں رکھے گا اُسے
ظاہری مرشد کی حاجت بھی باقی نہ رہے گی کیونکہ صاحب تاثیر کی تصنیف
کا مطالعہ روشن ضمیر کر دیتا ہے اور باطن میں بے شک نظر محمدی صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حضور منظور ہو جاتا ہے اور تعلیم تلقین محمدی صلے اللہ علیہ
وسلم سے اُسے کشف حاصل ہو جاتا ہے اور طبقات کے احوال اس پر کھل جاتے
ہیں اور اس کے لئے کوئی پردہ باقی نہیں رہتا اور اس کتاب کے مطالعہ
سے) کلام اللہ اور قدرت الٰہی (کی برکت سے) علم لدنی نصیب ہوتا اور الہام
ہونے لگتا ہے اور پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور سے نورِ معرفت
الا اللہ حاصل ہوتا ہے جس سے وہ مغفور ہو جاتا ہے اور محمد رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے کا پیغام سننے لگتا ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے والے کو علم
عیانی فیض فضل رحمانی نصیب ہو جاتا ہے۔ بلکہ یہ کتاب فنائے نفس کا فتویٰ
ہے۔ جس میں معرفت الٰہی کے مطالعہ سے روح کو فرحت نصیب ہوتی ہے
ذکر اللہ سے قلبِ زندہ ہو کر دوام تسبیح اللہ میں معروف رہتا ہے۔ اسمیں
ہوس رہتی ہے نہ ہوا۔ (اس کتاب) میں طالبوں کی ہدایت اور امداد
قرآن نص وحدیث کے موافق ان کی تعلیم وتلقین (کا بیان ہے) جس سے
کشف القلوب تمام حال احوال معلوم ہو کر جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ خلق اللہ
خلق اللہ میں سب سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ خلق اللہ طالب اللہ کو کہتے
ہیں کیونکہ وہ دوام مجلس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں حضوری ہوتا۔

ہے۔ اور معبود (حق) کی ابتدا سے انتہا تک معرفت حاصل کرنا اس کا مقصود
ہوتا ہے۔

بیت

معرفت ایک بھید ہے بھید خدا — عارفوں کو ملتا ہے از مصطفیٰ علیہ السلام

جان لو! کہ عارف باللہ دو حالتوں سے خالی نہیں ہوتا۔ جب عارف باللہ
بیدار ہوتا ہے وہ طاعت وبندگی میں ہوشیار ہوتا ہے۔ اور جب عارف باللہ
خواب میں ہوتا ہے مشاہدہ میں غرق ہوتا ہے ظاہر و باطن کے یہ مراتب
شریعت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے انصاف کرنے والے حق شناس
عادل، خلق اللہ میں امین جو اپنا جان مال دین محمدی صلے اللہ علیہ وسلم پر
فی سبیل اللہ خرچ کرنے والا ہو کو حاصل ہوتے ہیں۔

ابیات

طلب سے دن رات مل جائیں حضور — مرد مرشد ہے دکھاتا خاص نور
جس نے منکر ہو کے چھوڑی خاص راہ — عاقبت کافر ہوا وہ روسیاہ
مرشد کامل ہے صاحب قلب — مرشد ناقص ہے جیسے کلب (کتا)
مرشد کامل کے دل میں جوش جوش — مرشد ناقص ہمیشہ خود فروش
باھُوؒ غرق ہو جا نفس کو کردے فنا — ذکر وفکر وغرق اللہ میں ملے تجھکو پناہ

جان لو! متقی و عارف اس کو کہتے ہیں کہ اول نفس دیو صفت کو طاعت
کے لئے سلیمانی زنجیر اس کے گلے میں ڈال کر قید کر دے اور فنا فی ھُوؒ اور
تصور اسم اللہ ذات میں محو کر دے۔ جس کے بعد اس شغل سے شعلہ نور ایمان

تجلی ہو کر وہ روشن ضمیر نفس پر امیر ہو جاتا ہے۔ اور اس پر پانچ مقام کھل جاتے ہیں اول مقام نفی دوم مقام اثبات سیوم مقام تصور اسم اللہ ذات۔ چہارم مقام تلاوت قرآنی۔ پنجم مقام دعائے سیفی کا اسمار کے ساتھ بلا رجعت ولا زوال پڑھنا ایسے طالب ہی حضوری کے قابل دعوت قبور اور ارشاد کے لائق طالب اللہ اور نظر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں منظور باطن معمور ہوتے ہیں۔ عالم فاضل عاقل اہل دانش وہ ہے جو نفس کو درست کر کے اس کی ہر بلا میں آزمائش کرے۔ قال علیہم السلام۔ ان اللہ یجرب المومنین بالبلاء کما یجرب الذھب فی النار بے شک اللہ تعالیٰ مومنین کو بلا سے ایسے آزماتا ہے جس طرح آگ میں چاندی کو (اگلا) کر پرکھتے ہیں۔ نفس سے کوئی بلا سخت تر اور بدتر نہیں ہے کیونکہ نفس کو تابع کرنے اور نفس کی بیماری کے لئے طبیب القلوب مرشد چاہیئے نفس سیری کے وقت فرعون۔ بھوک کے وقت باؤلا کتا شہوت کے وقت بے عقل بے شعور چارپایہ۔ اور سخاوت کے وقت قارون بن جاتا ہے۔

بیت

تجھے نفس کافر سے ہی ہر دم کار ہے ۔۔۔ چال لا پکڑ کہ یہ عمدہ شکار ہے
اگر سانپ آستین میں ہو تو بہتر ۔۔۔ نفس کی ہم نشینی سے سانپ بہتر
جان لو! کہ تصور اسم اللہ سے ۔۔۔ نفس کا تزکیہ ہو جاتا ہے جس سے

اسمیں خوئے مطمئنہ اور تصفیہ قلب ہو جاتا ہے۔ قلب کے تصفیہ سے اس پر روح کی تجلی ہو جاتی ہے۔ تجلی روح سے تجلی ستر ہو جاتی ہے۔ جب یہ چاروں ایک ہو جاتے ہیں تو صاحب نفس اپنے نفس پر امیر ہو جاتا ہے۔

یہی فنا فی اللہ فقیر کے مراتب ہیں۔ قولہ تعالیٰ۔ ودخل جنة وھو ظالم لنفسہ۔ وہ جنت میں داخل ہو گیا جس نے اپنے نفس پر ظلم اختیار کیا۔ جان لو! کہ کامل مرشد کی دست بیعت بغیر خلاف نفس (اعمال) اور احوالات نفس سے (آگاہ ہونا) اور نفس کو اپنی قید میں لانا بہت مشکل و دشوار ہے۔ اگرچہ تمام عمر ریاضت کے پتھر سے سر پٹکتا مارتا رہے۔ کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہ اس لئے کہ نفس بادشاہ ہے اور شیطان نفس کا مقرب وزیر ہے۔ اول مرشد کامل ان ہر دو کو وجود میں ایک دوسرے سے جدا کر دیتا ہے۔ جس سے طالب اللہ معصیت شیطانی اور ہوائے نفسانی سے خلاصی پا لیتا ہے۔ قولہ تعالیٰ افرایت من اتخذ الٰھہ ھواہ۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہشات کو ہی اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ ان ہر دو کو محض توفیق (الٰہی) بحق رفیق (کامل مرشد کی راہنمائی) طاعت ظاہر و باطنی (شریعت کی پابندی) سے ہی کشتہ کیا جا سکتا ہے۔ جب نفس شیطان سے جدا اور بیزار ہو جاتا ہے تو شب و روز اس کی زبان پر استغفار جاری رہتا ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ وما توفیقی الا باللہ۔ اور یہ محض توفیق الٰہی ہے خلاف نفس کی پہچان یہ ہے کہ وہ موت کا ذکر کرتا ہے اس کی نظر قہر آخرت اور حساب کتاب پر ہوتی۔ خدا تعالیٰ کی پہچان معرفت نور اللہ اسم اللہ ذات کے استغراق سے ہوتی ہے۔ جس نے خدا کو شناخت کر لیا۔ اس نے معرفت اللہ میں اپنے آپ کو غرق کر لیا۔

بیت

کوئی علم بہتر نہیں تفسیر سے ۔۔۔ کوئی تفسیر بہتر نہیں تاثیر سے
جان لو! کہ علم دودھ کی مانند ہے ۔۔۔ اور معرفت الٰہی مکھن کی مانند

بیت

علم باطن مثل مسکہ علم ظاہر مثل شیر   بے شیر کیسے ہوگا مسکہ بے پیر ہوگا کیسے ہم

شرح مراقبہ۔ تحقیقات باطن کہ اسمیں باطل شیطانی

خطرات نفسانی۔ واہمات حادثات دینا فانی نہیں ہوتے۔ وہ ذکر فکر صیح اور کلمات تسبیح سے اس طرح ہے۔ جب طالب اللہ باطن کی طرف متوجہ ہو کر اشتغال اللہ شروع کرنا چاہے۔ اول تین بار تسمیہ بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم پڑھے۔ تین مرتبہ درود شریف پڑھے۔ تین بار آیات الکرسی پڑھے۔ تین مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ الرَّحِیم ہ تین مرتبہ ہر چار قل پڑھے۔ تین مرتبہ سورہ فاتحہ تین مرتبہ استغفار۔ تین مرتبہ کلمہ تمجید اور تین بار کلمہ طیب لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑھے۔ (اپنے اوپر پھونک لے) اپنی نظر اسم اللہ ذات اور اسم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر رکھے۔ بعد ازاں آنکھیں بند کر کے انبیاء اولیاء اللہ اور الا اللہ کی معرفت کی نیت کرے۔ مرشد کامل اپنی رفاقت سے بے شک پہنچا دیتا ہے مطلب یہ کہ باطن میں انبیاء علیہم السلام و اولیاء اللہ کی مجلس میں (ذکر) مذکور، تلاوت قرآن۔ ذکر رحمان۔ حدیث نبوی و قدسی کا بیان بالیقین ہوتا ہے جب طالب اللہ چند روز کے بعد توفیق حق سے ہر ایک رُوح انبیاء و اصحاب و اولیاء اللہ سے آشنا ہو جائیگا تو اسے ظاہری و باطنی حصار کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ کیونکہ طالب حق بحق پہنچ گیا۔

یا یہ کہ طالب اللہ دل کی طرف متوجہ ہو کر اسم اللہ۔ واسم للہ۔ واسم لَہٗ۔ واسم ھُو۔ واسم محمد صلے اللہ علیہ وسلم خوشخط اسماء پاک وحروف دل پر لکھ کر دیکھتا

رہتا ہے۔ جب (یہ اسماء) تصور تصرف میں آجاتے ہیں۔ تجلیات ربانی کھل جاتی ہیں اور وہ جو کچھ بھی چاہتا ہے لوح ضمیر کے مقابلہ میں ایک نقطہ کے برابر بھی نہیں رہتا اور ہر علم علوم ظاہری و باطنی الہام علم لدنی لوح ضمیر سے کھل جاتا ہے یہ مبتدی عارف کے مراتب ہیں مجھے اس قوم پر حیرانی ہے۔ جو دعویٰ تو فنا فی الشیخ کا کرتا ہے۔ اور ہوتا مقام فنا فی الشیطٰن میں ہے۔ وہ دعویٰ تو فنا فی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا کرتا ہے لیکن مقام مردہ میں مردار گناہگار ہوتا ہے وہ دعویٰ کرتا ہے مقام فنا فی اللہ آزاد کا اور ہوتا مقام فتنہ فساد میں ہے۔ فنا فی الشیخ کیا ہے؟ اور مقام فنا فی محمدؐ کس کو کہتے ہیں؟ اور مقام فنا فی اللہ کس طور معلوم ہوتا ہے۔

مقام فنا فی الشیخ یہ ہے کہ طالب اللہ جب صورت شیخ کو تصور تصرف میں لاتا ہے تو باطن میں شیخ کی صورت حاضر ہو جاتی ہے اور طالب جس مقام پر چاہتا ہے وہ صورت اس مقام پر پہنچا دیتی ہے۔ فنا فی الشیخ کا یہ طریق تحقیق ہے۔ اس کے بغیر شیخ کی صورت کا تصور بُت پرستی ہے۔

مقام فنا فی محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسطرح ہے کہ جب طالب اسم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا تصور تصرف میں لے آتا ہے۔ اسی وقت روح محمد صلے اللہ علیہ وسلم مع ارواح صحابہ کبارؓ حاضر ہو جاتی ہے۔ صاحب تصور کو نبی اللہؐ اپنے بغل میں لے لیتے ہیں جس سے اسکے وجود میں خوئے بوئے خلق محمدی صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہو جاتا ہے اور وہ مکمل طور پر باطل سے باہر نکل آتا ہے۔

مقام فنا فی اللہ یہ ہے کہ جب (طالب اللہ) اسم اللہ جل جلالہ کو تصور تصرف میں لاتا ہے۔ کہ اسم اللہ اس کے وجود میں اس طرح تاثیر کرتا ہے کہ سرتا قدم معرفت الٰہی وحدت عظیم نور اللہ ظاہر ہو جاتا ہے اگر وہ (تصور تصرف سے) اپنے وجود میں غوطہ لگائے تو اسے ازل و ابد کی خبر نہیں رہتی۔ یہ عطا بھی مرشد کامل سے ہوتی ہے جو کوئی راہ حق فقر باطن محمدی صلے

اللہ علیہ وسلم میں شک کرتا ہے اور شک میں پڑتا ہے بے شک کافر مردود ہو جاتا ہے۔ نعوذ باللہ منہ. جو کوئی اس طریقت حق راہِ باطن سے آگاہ نہیں باطل پر ہے جان لے کہ! نفس کو علم پڑھنے۔ طاعت وریاضت ظاہری سے بہت لذت وحلاوت پیدا ہوتی ہے. نفس وقتی طور پر اس سے خوشی بھی محسوس کرتا ہے اور نام وناموس رجوعات خلق سے نفس فربہ ہو جاتا ہے اور فرحت محسوس کرتا ہے. تصور تاثیر اسم اللہ۔ ذکر فکر الا اللہ راہ باطنی میں استغراق ومراقبہ سے حضوری مجلس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ تو یہ نفس کے لئے تلخ زہر کی مانند ہے جسے وہ اختیار نہیں کرتا۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ تصور اسم اللہ معرفت اللہ اور حضوری مجلس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آدمی کے وجود میں نور راز مع اللہ وحدانیت پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ مطلق حضور باپروردگار ہوتا ہے. اس کو الہام مذکور دل میں ہوتا ہے معرفت الٰہی پیدا ہو جاتی ہے. جان لے! کہ حضوری قرب اللہ نفس پر قہر ہے. یعنی ادب نیک خوئی حیا، علم باطن صفا، مخلص مجلس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس قسم کی حضوری میں نفس کو قید اکرنا) (اس کا) محاسبہ (اس کے ساتھ) عدل کرنا ہوتا ہے. جان لو! کہ عارفوں کا نفس بوقت سیری اللہ کی نعمتوں کا شکر گذار اور اس کی ثنا میں ہوتا ہے۔ اور بھوک کے وقت صبر اختیار کرتا۔ ذکر فکر کی وجہ سے غنی اور حضوری مجلس نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں بامشاہدہ نور اللہ معرفت میں مستغرق باجمعیت ہوتا ہے جیسا کہ مچھلی کو پانی میں قرار اور جمعیت ہوتی ہے سخاوت کے وقت وہ کریم باکرامت اور عظمت والا ہوتا ہے مخلوق خدا سے خدا کی خاطر شفقت کرتا ہے۔

اور بوقت شہوت باشعور فنا فی اللہ حضور بمدنظر اللہ منظور باحیا اور شہوت و زنا و ہوا سے فارغ ہوتا ہے اور نفس کو خوف خدا ہوا سے باز رکھتا ہے۔ قولہٗ تعالیٰ۔ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى. جس نے اپنے نفس کو ہوا سے باز رکھا اسی کے لئے جنت الماویٰ ہے.

عارفوں کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر توفیق اور قوت طریقہ تحقیق سے عطا کی ہے کہ ان کو ذوق ومحبت الٰہی خاص (نصیب ہوتی ہے) جس سے وہ روشن ضمیر نفس پر امیر فقیر ہو جاتے ہیں.

بیت

اگر تیرا نفس تیرا یار ہو — اس سے ڈر بے شک وہ دیندار ہو
نفس سے امن نہ جان جو تیری جاں میں ہے — کہ وہ تیرا دشمن ہر دو جہان میں ہے

جان لو! کہ آدمی کے وجود میں چار چیزیں ہیں. نفس. قلب. روح اور ستر باری تعالیٰ۔ نفس اور اہل نفس کو ذکر دنیا اور خواہشات سے پہچانا جاتا ہے! کہ ان کی خواہشات امیدیں دراز اور وہ ہمہ وقت ذکر دنیا میں معروف ہوتے ہیں! قلب اور صاحب قلب کو ذکر باطنی۔ صفائی اور استغراق سے پہچانا جاتا ہے. روح اور صاحب روح کو ذکر تلاوت قرآن واحادیث اور مسائل فقہ سے معلوم کر سکتے ہیں. ستر اور صاحب ستر باری تعالیٰ کو معرفت الٰہی اور مشاہدہ سے شناخت کر سکتے ہیں الغرض آدمی دیو نفس کی قید میں ہے.

ابیات

ہر آدمی کے دیو کو پہچان — ہر ایک کو اپنے فہم وگمان سے جان

دیو شکم جلدی قید میں آتا نہیں   قید جس نے دیو کیا وہ تو غم کھاتا نہیں
مردان خدا کا شکم ہمیشہ پر نور ہے   ذکر و فکر و معرفت سے دل صفا حضور ہے

نفس پر غالب وہ ہے جو ہمیشہ نفس کے ساتھ عدل اور محاسبہ راہ راستی سے کرتا ہے۔ عدل بھی دو قسم کا ہے۔ چنانچہ ظاہری عدل جو قاضی اور ظل اللہ کے اوپر لازم ہے۔ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔ عدل الساعۃ خیرٌ مِن عبادۃ الثقلین۔ ایک گھڑی کا عدل عبادت الثقلین سے بڑھ کر ہے۔ اور باطنی عدل جو نفس کا محاسبہ ہے جو اہل اللہ کی گردن پر بوجھ ہے قال علیہ السلام تفکّرُ السَاعَۃِ خَیرٌ مِن عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْن اصل محاسبہ نفس ذکر فکر سے ہے اس بادشاہ پر آفرین ہو جو دن میں خلق اللہ سے عدل کرتا ہے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے اور بوقت شب وہ اپنے نفس سے عدل کرتا ہے وہ ولی اللہ ہے۔ (غالبًا یہ اورنگ زیب عالمگیر کی طرف اشارہ ہے)۔ قولہٗ تعالیٰ۔ وجعلنا الّیل لباسًا وجعلنا النّھارَ مَعَاشًا۔ ہم نے رات کو تمہارے لئے پردہ اور دن کو معاش کا ذریعہ بنایا ہے۔ (بادشاہ ظل اللہ) کے لئے معیشت سے مراد (کفار کے خلاف) جنگ اور دار حرب میں (جہاد فی سبیل اللہ) ہے۔ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم رجعنا من جھاد الاصغر الیٰ جھاد الاکبر۔ آئیے ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر (جہاد نفس) کی طرف رجوع کریں۔ شیطان ایک کتا ہے جو خدا تعالیٰ نے تم پر مسلط کر رکھا ہے۔ پس اگر تو اس سے جنگ کئے بغیر (اشتغال اللہ) میں مصروف ہوگا تو اپنے وقت کو ضائع کرے گا۔ پس کتے کے مالک کو پکار کہ وہ اس (کتے سے) تمہاری حفاظت کرے۔

قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔ خیر النّاسِ من یَنفَعُ النّاس تم میں سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔ یہ دونوں مراتب ایک ہی مرتبہ میں آجاتے ہیں۔ اور سنت بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ظل اللہ بھی ہیں اور اہل اللہ بھی ہیں (دین اسلام نافذ کرنے والے بادشاہ کو ظل اللہ کہتے ہیں۔

بیت

نہ ہر سر لائق یادشاہی ہے   نہ ہر دل مخزن گنج الٰہی ہے

اور گنجینہ دل علم سے حاصل ہوتا ہے۔

بیت

حاصل کر اول علم اور پھر اسطرف کو آ   جاہلوں کو پیش عصرت ہے نہیں کوئی جگہ

جان لو! کہ جس راہ کو بھی شریعت نے رد کیا ہے وہ کفر کی راہ ہے شریعت کی بنیاد نص وحدیث قرآن ہے۔ اور قرآن اسم اللہ و ذکر اللہ ہے۔ حدیث۔ ذکر اللہ فرض من کل فرض۔ ہر فرض سے پہلا فرض ذکر اللہ ہے۔ حدیث افضل الذکر لا إلٰہ الا اللہ محمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس کسی کے وجود میں ذکر کلمہ طیب تاثیر کرتا ہے اور وہ خود سے بیخود ہو جاتا ہے کلمہ طیب اس کا وسیلہ پیشوا۔ راہبر راہ رفیق تحقیق بن جاتا ہے تو وہ بلا شک اس کو حضوری مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں لے جاتا ہے اور دیدار پر انوار سے مشرف کر دیتا ہے۔ ذاکر ہونا آسان کام نہیں ہے۔ ذکر میں عظیم سرّ اسرار مشاہدہ انوار پروردگار ہیں۔ جان لو! کہ ذات وصفات کا ہر مقام شریعت۔ احادیث و قرآن اور

اسم اللہ سے کھلتا ہے اور ان سے کوئی چیز باہر نہیں ہے۔ جو کوئی اسم اعظم اور اسم ذات کا محرم ہو گیا معرفت الٰہی کو پہنچ کر عارف باللہ ہو گیا۔ جو کوئی شریعت قرآن و احادیث اور اسم اعظم اللہ تعالےٰ کا منکر ہے وہ معرفتِ الٰہی نعمت اللہ سے محروم رہتا ہے اور بے اعتقاد اگر تمام عمر علم پڑھے اور جانے اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ علم عمل چاہتا ہے۔ علم قرآن و آیات حدیث اِنَّ الْقُرْآنَ حُجَّۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَی الْخَلَائِقِ بے شک قرآن اللہ تعالیٰ کی حجت ہے مخلوق پر۔ جو بھی تو طلب کرے قرآن سے طلب کر ہر حقیقت قرآن میں ہے چنانچہ معرفت الٰہی۔ حقیقت نفس و قلب و روح و سر (بھی قرآن مجید میں ہے)۔ قال اللہ تبارک و تعالیٰ۔ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو و یعلم ما فی البر و البحر وما تسقط من ورقۃ اِلَّا یعلمھا و لا حبۃٍ فی ظلماتِ الارض و لَا رطبٍ وَّ لا یابسٍ اِلَّا فی کتاب مبین۔

غیب کی چابیاں اُسی (ھُو) کے لئے ہیں انہیں کوئی بھی نہیں جانتا سوائے (ھُو) کے۔ بر و بحر میں (ہر چیز کو) وہی جانتا ہے اور کوئی چیز پوشیدہ نہیں جسے وہ نہ جانتا ہو اور نہ ہی کوئی دانہ زمین کے اندھیروں میں ایسا گم ہے کہ وہ اسے نہ جانتا ہو کوئی رطب و یابس نہیں جو کتاب مبین میں نہ ہو۔

قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اعتقاد الجھال کقضیب الحمار۔ جاہلوں کا اعتقاد گدھے کے قضیب کی مانند ہوتا ہے۔

جان لو! کہ دل سر اسرار مشاہدہ نور اللہ کا خزانہ ہے ذکر اللہ معرفت الٰہی سے آدمی کے وجود میں دل زندہ ہو کر آدمی کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور قلب اربع عناصر کا لباس (بطور) قالب پہن لیتا ہے دل کے

حواس خمسہ کھل جاتے ہیں اور نفسانیت کے حواس خمسہ ظاہری بند ہو جاتے ہیں۔ دل کی باطنی آنکھ تصور تاثیر اسم اللہ ذات سے سر تا قدم قلب قالب کو اپنی قید میں لے آتی ہے۔ بلکہ دل روح کا لباس پہن لیتا ہے یہ زندہ قلب کے مراتب ہیں قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم تنام عینی وَلَا ینام قلبی میری آنکھیں سوتی ہے میرا دل نہیں سوتا۔ سونے سے مراد دل کا سونا نہیں ہے بلکہ (دل) کی غفلت ہے۔ دل کو مولیٰ کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ اور ترکِ خواب سے مراد مخلوقات سے دل کی حفاظت کرنا ہے۔

ابیات

تو دل کی زندگی کیلئے کوشش نہیں کرتا — اس شربت شیریں کو نوش کیوں نہیں کرتا
دِل زندہ کبھی بھی نہیں مرتا — دل بیدار کبھی خواب نہیں کرتا

جب قلب اس طریقہ سے خواب میں بیدار ہو جائے وہ اللہ تعالیٰ کے نام سے جنبش میں آکر زبان کھولتا اور یا اللہ یا اللہ یا اللہ کہنے لگتا ہے۔ جب اس (ذکر) کی تاثیر سے صاحب قلب با مشاہدہ معرفت الٰہی وصال میں آجاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس پر فخر فرماتے اور لطف و کرم سے فرشتوں سے فرماتے ہیں۔ کیا تم نے میرے اس بندہ میرے دوست کو دیکھا کہ لوگوں کے نزدیک خواب غفلت میں پڑا ہے اور باطن میں مجھ کو کس طرح یاد کر رہا ہے کہ ذکر مشاہدہ سے اپنا رُخ میری طرف کئے ہوئے ہے۔ جتنی بار بندہ کا دل یا اللہ کہتا ہے خدا تعالیٰ فرماتے ہیں۔ لبیک عبدی حاضر ہوں میرے بندے۔ مجھ سے مانگ جو بھی تو چاہتا ہے۔ تو جو طلب کرے گا۔ تجھ کو عطا کر دوں گا۔ قولہ تعالیٰ فَاذْکُرُوْنِی

اُذکُرْکُمْ. تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔ (یہ سب کچھ انسانی وجود میں ہی
ہوتا ہے کہ بندہ ذکر کے غلبہ سے استغراق میں اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اور
ذکر مذکور شروع ہو جاتا ہے۔ اسی حالت کو خود ذکر خود ذاکر و خود مذکور کہتے
ہیں)۔ ذاکر قلبی کو کیسے معلوم ہو کہ میں جب خواب میں ہوتا ہوں تو میرا قلب
ذکر مع اللہ سے جواب باصواب حاصل کرتا ہے اے مرد! یہ اس طرح معلوم
ہو سکتا ہے کہ جب قلبی ذاکر خواب میں جاتا ہے۔ اور وحدانیت مع اللہ میں غرق
ہوتا ہے۔ بے شک اس کو حضوری مجلس حاصل ہو جاتی ہے اور وہ
اس میں منظور ہو جاتا ہے جس کے مراتب احوال ہے
ایسے نہ ہوں اُسے ذاکر قلبی نہیں کہہ سکتے۔ جان لو! کہ جب قلب زندہ
ہوتا ہے نفس مر جاتا ہے۔ یحی القلب و یمیت النفس اربع عناصر کشتہ ہو
جاتے ہیں۔

بیت

چار تھا میں تین ہو کر دو ہوا — دوئی سے گذرا تو پھر یکتا ہوا

چار پرندے یہ ہیں۔ شہوت کا مرغ۔ ہوا کا کبوتر۔ زینت کا مور
حرص کا کوا جو کشتہ اور ذبح ہو جاتے ہیں۔

قولہٗ تعالیٰ۔ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ
اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ
الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ
يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

ترجمہ: جب ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی۔ اے میرے
اللہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے جواب آیا کیا تمہیں ایمان نہیں؟

عرض کی ہاں ہے۔ لیکن اطمینان قلبی چاہتا ہوں۔ حکم ہوا چار پرندے لیجئے
اور ان کو اپنے ساتھ مانوس کیجئے۔ اور ان کو ذبح کر کے ان کا ایک ایک
ٹکڑا پہاڑ پر رکھ دیجئے پھر ان کو بلائیے وہ دوڑتے ہوئے آپ کی
طرف آئیں گے۔ جان لو! کہ اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔
جو کوئی ان مراتب پر پہنچ گیا اس کا دل سلیم یعنی تسلیم ہو گیا۔ یہ راہ
محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی راہ ہے! اشرف الانبیاء محمد
مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی راہ ہے۔ اس آیت کریمہ کے بموجب
صراطِ مستقیم ہے۔

قولہٗ تعالیٰ۔ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِا
لْغَدَاتِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ
زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ
هَوَاهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا۔ الکہف ع ۴ آیت ۲۷

ترجمہ: اور اپنے آپ کو ان سے مانوس رکھیے جو صبح و
شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ اس کی رضا چاہتے اور تمہاری آنکھیں
انہیں چھوڑ کر کسی اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگانی کا سنگار چاہو گے۔
اور اس کا کہنا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر رکھا ہے
اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلتا ہے اور اس کا کام حد سے گزر گیا ہے
جان لو! علم الیقین دانش کا مقام ہے یعنی علماء کو علم پر
ہے یقین۔

بیت

علم عین عافیت کا ہے سخن — زاہد بے علم جانو راہ زن

دوسرا مقام عین الیقین (علم الیقین سے آگے ہے) یعنی مجذوب باحق۔ جو وحدت میں تجلی نور اللہ دیکھنے سے مسرور ہے۔ جس کا خانہ ویران مگر عاقبت معمور ہے۔ تیسرا مقام حق الیقین کا ہے۔ جس نے حق کو پالیا۔ اُس نے باطل کو اپنے سے باطل کر دیا۔ اس کو محبوب کہتے ہیں کہ ظاہر وہ مخلوق کے ساتھ اور باطن میں با خالق ہوتا ہے۔ اذا تم الفقر فھو اللہ۔ اُسے حرام و حلال کی تمام خبر ہوتی ہے ہر صبح و شام وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔ وہ کفر سے بیزار اور اسلام کے لئے پر خلوص ہوتا ہے۔

چوتھا مقام نور المبین کا ہے۔ یہ مقام فنافی اللہ بقا باللہ کے مراتب ہیں۔ اگر وہ مقام ہجر میں آتا ہے تو اس کا تمام جسم آگ میں جلنے لگتا ہے اگر وصال میں آئے اور حوصلہ وسیع نہ رکھتا ہو تو پریشان اور غمگین ہو جاتا ہے وصال میں غم کھانا کفر و شرک ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ حق تعالیٰ سے واپس پلٹ آئے اور ذکر فکر مراقبہ و دیگر اشتغال اختیار کرے) قال سید نا محی الدین جیلانی قدس سرہٗ مَنْ اَرَادَ العبادۃ ادرالوصول فقد کفر واشرك باللہ تعالیٰ جس نے وصول کے بعد (مذکورہ بالا: ظاہری) عبادت اختیار کی اس نے اللہ تعالیٰ سے کفر اور شرک اختیار کیا۔ اور جو مولیٰ سے روگردانی اختیار کرے اس کو ابلیس علیہ اللعنت کہتے ہیں۔ قولہٗ تعالیٰ۔ انی وجھت وَجْھِی للذی فطر السمٰوٰتِ والارض حنیفًا وَّ مَا انا من المشرکین میں نے اپنے چہرہ کو زمین و آسمان کو پیدا کرنے والے رب کی طرف کر لیا۔ میں حنیف ہوں اور مشرک نہیں ہوں۔

بلکہ وصال بھی شرک ہے۔

بیت

طالب وصال ہونا غایت کوتاہ نظری ہے
دوست جب دل میں ہے ہجر کیا وصال کیا

اس میں خود پرستی پیدا ہو جاتی ہے۔ جب کوئی ان احوالات مقامات پر پہنچتا ہے اس کو کشف کی کشائش راہ راستی محمدیؐ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوتی ہے۔ کہ ذکر اللہ یا ذکر نفی اثبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ایک ہی مرتبہ یہ مقامات طالب پر غالب آجاتے ہیں (طالب کا) وجود اور حوصلہ وسیع ہونا چاہیئے تجلی مقام رحمانی توحید ذات و مقام تجلی پیغمبری روحانی و مقام تجلی نفسانی و مقام تجلی شیطانی و مقام تجلی ذکر قلبی و مقام تجلی روحی و مقام تجلی سرّی و مقام تجلی ملائک فرشتہ و مقام تجلی جنات جو عالم میں غائب ہیں ان مقامات کا مجموعہ جزو کل طریقت میں یکبارگی طالب اللہ کو حاصل ہو جاتا ہے تجلی کی نیز دو اقسام ہیں۔ ایک نوری جو نور اللہ اور نور نبی اللہ نور قلب۔ نور روح نور سرّ۔ نور فرشتگان اور نورِ خاکی اہلِ اسلام سے ہوتی ہے۔ جب یہ جملہ نور وجود ظاہری و باطنی میں اکٹھے ہو جاتے ہیں تو جمعیت۔ ترک توکل۔ صبر و شکر۔ شوق و قناعت دل کو توفیق طاعت ذکر فکر محبت۔ فنا۔ بقا۔ غرق معرفت الٰہی علم شریعت ظاہر و باطن راہ غیر متناہی حاصل ہو جاتی ہے۔ دوم تجلی ناری ہے۔ جو کہ نفسانی نار سے غضب و غصہ۔ عداوت و کینہ اور نار شیطانی سے حرص طمع طلب دنیا گناہ پیدا

ہو جاتے ہیں. نار جنونیت سے رجوعاتِ خلق دنیاوی درجات میں ترقی ہوتی ہے. اہلِ دنیا کا طالب بن جاتا ہے جن و دیو سے یک وجود ہو کر منع کی گئی شراب (پینے لگتا ہے). بدعتی ہو کر تارک نماز اور زکوٰۃ سے منع کرنے لگتا ہے اور حج سے مردود ہو جاتا ہے. اور کافروں یہودیوں سے اخلاص اختیار کرتا ہے جب یہ آگ وجود میں پیدا ہو جاتی ہے تو انا کے فرعونی مراتب ظاہر ہو جاتے ہیں. دل سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ نیکی بدی کو برابر سمجھنے لگتا ہے. یہ تمام مقامات ناری ہیں استدراج ہے. جو کچھ بھی تجھے نظر آتا ہے اس پر اعتبار نہ کرنا چاہیئے کہ خلاف شرع مردود ہے اس پر لعنت کی گئی ہے جان لو! کہ تمام مقامات عرش سے تحت الثریٰ تک امتحان کے لئے ہیں. جو خالق سے روکتا ہے وہ راہزن شیطان ہے. کیونکہ فرشتوں کا مقام انسان کے تابع ہے اور انسان عبادت رحمان کے لئے ہے قولہٗ تعالےٰ. وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ای لیعرفون ہم نے جنوں اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا سوائے اس کے کہ وہ ہماری عبادت کریں (بلکہ معرفت الٰہی حاصل کریں). یہ کل و جز مقامات تجلیات نوری و ناری جن کی تعداد دس لاکھ اسی ہزار تین سو ہے یہ تمام مقامات طریقت میں ہیں اور حق سے دور ہیں اہلِ طریقت سمجھتا ہے کہ وہ مقام حقیقت سے پیشتر ہی معرفت حضور میں پہنچ گیا ہے جو کوئی ان مقامات سے باہر نکل کر ولی اللہ کی ولایت کو طے کرے (وہ ولی اللہ بن جاتا ہے) قولہٗ تعالیٰ. اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ

اللہ تعالےٰ جنہیں اپنا ولی بناتا ہے ان کو ظلمت سے نکال کر

نور میں داخل کر دیتا ہے. ناری ظلمات سے نکال کر نورٌ علیٰ نور کر دیتا ہے

اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ ؕ اَلۡمِصۡبَاحُ فِیۡ زُجَاجَۃٍ ؕ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوۡکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوۡقَدُ مِنۡ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیۡتُوۡنَۃٍ لَّا شَرۡقِیَّۃٍ وَّ لَا غَرۡبِیَّۃٍ ۙ یَّکَادُ زَیۡتُہَا یُضِیۡٓءُ وَ لَوۡ لَمۡ تَمۡسَسۡہُ نَارٌ ؕ نُوۡرٌ عَلٰی نُوۡرٍ ؕ یَہۡدِی اللّٰہُ لِنُوۡرِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ یَضۡرِبُ اللّٰہُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ۙ

سورۃ نور ع ۵ - آیت - ۳۴

یہ وہ نور ہے جس کی مثال نہیں ہے. یہ نور سرد آگ ہے اور معطر آگ سرخ پانی کی زیادتی کے باعث ہے. کہ وجود کی قندیل میں شیشہ آدمی کا دل ہے. اسمیں زیتون کا درخت محبت الٰہی ہے اور اس کا روغن محو معرفت ہونا ہے. کہ چراغ دل نور فتیلہ ایمان سے روشن ہے اور اس کی روشنی چشم مشاہدہ کو آخرت میں لے جاتی ہے. قَوْلُہٗ تعالےٰ اِنَّ رَبَّہُمۡ بِہِمۡ یَوۡمَئِذٍ لَّخَبِیۡرٌ. اے صاحب نظر چشم باطن سے خود دیکھ لے.

جان لو! کہ طریقت میں ہزاراں ہزار (طالب) رجعت کھا کر دیوانے خود سے بے خود و مجنون ہو کر مردہ (دل) ہو گئے ہیں ان ہزاروں میں سے کوئی ہی (اس میدان میں اپنی گیند) سلامتی سے حقیقت معرفت تک لے گئے ہیں. پس مرشد کو چاہیئے کہ طالب اللہ کو مقامات میں نہ ڈالے. اگر (مقامات) میں لائے تو ایک رات دن میں ان کا تماشہ دکھا کر طریقت سے باہر نکال کر مقام حقیقت میں لے آئے. وگرنہ طالب طریقت میں اکتالیس سال سیر کرنے

د بعد بالآخر حیرت میں جل کر خراب ہوگا اگر اکتالیس سال بعد طریقت سے نکل آیا تو محبوب (کا مقام حاصل ہو گیا)۔ ورنہ طریقت سراسر دیوانگی کا گھر ہے۔ اسمیں حق سے بیگانگی ہے اور ہوشیاری تمام حق سے یگانگت ہے فقر کی یہ راہ مشکل ہے۔ اس راہ میں مرد مشکل کشا ہونا چاہیئے حدیث۔ مشی عن الراس بدون الاقدام۔ یہ قدموں کے بغیر سر کے بل چلنا ہے۔ اے صاحب نہادہ خواب (غفلت) کو آنکھوں سے اٹھا لے کیونکہ صاحب مشاہدہ باطن کو بیداری دل کی ضرورت ہوتی ہے۔ حدیث۔ نیام عینی ولا نیام قلبی۔ میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا۔

بیت

آنکھوں کو اپنی بند کر مانند باز تاکہ اندر سے سُنے گم گشتہ آواز

جان لو! کہ جب شیطان اللعنت طالب اللہ کو دیکھتا ہے کہ وہ قرب اللہ میں پہنچ گیا ہے اور وہ طریقت کو طے کر کے حقیقت معرفت میں پہنچ گیا ہے ان مقامات کے درمیان اپنے تمام شیاطین کو جمع کرتا ہے، جو استدراج سے عرش و کرسی، لوح و قلم، نو آسمان سات زمینیں، بہشت و دوزخ، حور و قصور (کی شکل) بنا دیتے ہیں اور (شیطان)، خود تخت زریں پر بیٹھ کر فرعونی دعویٰ خدائی کرتا ہے اور (طالب سے مخاطب ہو کر کہتا ہے) تو نے جو عبادت کی وہ ہم نے قبول کی۔ اس کو اپنے پیشاب کا پیالہ دے کر کہتا ہے۔ تو اسے پی لے کہ یہ شراب طہور ہے اگر وہ اس کو پی لیتا ہے تو اس کے پینے سے وہ شیطانی نار میں داخل ہو جاتا ہے، پھر شیطان کہتا ہے کہ جو کچھ فرض، سنت، واجب و مستحب ظاہری عبادت

ہے وہ تمام ہم نے تمہیں معاف کر دی۔ تیرے لئے میرا دیدار ہی کافی ہے۔ تو میرا نور ہے میں تیرا نور ہوں۔ جو تیری زبان پر آئے وہ کہہ۔ اور جو بھی تمہارے سامنے پیش کیا جائے (حرام و حلال کی تمیز کے بغیر) اسے کھا لے۔ اہل بدعت قلندر بن جا۔
رازا یہی ہے) اب سرود ساز آواز سنا کر۔ پس وہ شخص جب خواب سے بیدار ہوتا ہے۔ شیطانی استدراج کو بے علمی جہالت، بے باطن اور ناقص ہونے کے باعث معلوم نہیں کر سکتا۔ اپنے طالبوں اور مریدوں کے درمیان استدراج کو معراج کہتا ہے۔ کہ اب ہم میں سے کسی کو ظاہری عبادات کی حاجت نہیں رہی۔ اس طرح طالبوں اور مریدوں کو گمراہ کرتا ہے۔ وہ گمراہ اور ان کا گمراہ پیشوا ان کے ہمراہ مقام لعنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ قولہٗ تعالیٰ یا بنی آدم لا تعبدو الشیطان انہٗ لکم عدو مبین۔ اے آدم کی اولاد تم شیطان کی عبادت نہ کرو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اے جان عزیز! جاننا چاہیئے اور تو نہیں جانتا کہ نفس کیا چیز ہے؟ اور نفس کہاں سے پیدا ہوا؟ جب حضرت آدم صلوٰت اللہ علیہ پر علم۔ علّم آدم الاسماء ظاہر ہوا تو حضرت آدمؑ کی نظر عرش پر پڑی وہاں کلمہ طیب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا کلمہ طیب کو پڑھا جس سے حضرت آدمؑ تعجب میں آئے اور کہا اللہ کے نام کے برابر نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیسا ہے؟
اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ اے آدمؑ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری اولاد میں سے خاتم النبیین اور بروز قیامت تمہارے

شفیع ہوں گے۔ حضرت آدم صلوٰت اللہ کے دل میں غیرت پیدا ہوتی کہ بیٹا باپ کی شفاعت کیسے کرے گا۔ اس غیرت سے (نفس جو پہلے ہی وجود آدم میں بصورت ظل موجود تھا وہ حرکت پذیر ہو گیا) اور نفس میں حرص و طمع پیدا ہو گئی۔ کہ حضرت علیہ السلام نے گندم کا دانہ (شجر ممنوعہ کا ذائقہ) چکھ لیا۔ اس طرح انہیں بہشت سے باہر نکال دیا گیا۔ حرص سے حسد پیدا ہوا کہ قابیل نے حضرت ہابیل کو قتل کر دیا اور کافر بن گیا۔ حسد سے انا کبر پیدا ہوا جو مطلق شیطان کا لباس ہے۔ اور اس وقتی خوشی سے (جو آدمؑ کو جنت سے نکلوا کر شیطان کو حاصل ہوئی) اُسے انا اکبر سے منی جاری ہو گئی جس سے اس کے چار راہزن بیٹے اول خناس دوم خرطوم سیوم وسوسہ چہارم خطرات پیدا ہو گئے۔ جو کوئی شیطن کے اس قبیلہ اور اس کی اولاد کو اپنے آپ سے منقطع نہ کرے۔ ہوائے نفس اور اس کی نفسانیت کو نہ چھوڑے ہرگز معرفت مولیٰ کو نہیں پہنچ سکتا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ لیس بصادق فی دعوی من لم تیلذ علی ضرب مولہ۔ وہ شخص اپنے دعویٰ میں سچا نہیں ہے جسے اپنے مولیٰ کی (لگائی ہوئی چوٹ) پر لذت محسوس نہ ہو۔ جواب حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمۃ۔ لیس صادق فی دعوی من لم یشکر علی ضرب مولہٗ وہ اپنے دعویٰ میں سچا نہیں ہے جو اپنے مولیٰ کی لگائی ضرب پر شکر نہ کرے۔ جواب حضرت بی بی رحمۃ اللہ علیہا۔ لیس بصادق فی دعوی من لم ینسی ضرب مولہ فی مشاھدۃ رویتہ وہ اپنے دعویٰ میں سچا نہیں ہے جو اپنے مولیٰ

کی ضرب کو اس کے مشاہدہ اور دیدار میں (محو ہو کر) بھول نہ جائے۔ مصنف رسالہ (باھوؒ) کہتے ہیں کہ جو کوئی اس مقام پر روشنضمیر ہو جاتا ہے اور مقام حقیقت میں مشاہدہ حقیقی کرتا ہے۔ اسے وصال حاصل ہو جاتا ہے وہ شب و روز حق تعالےٰ سے ہمکلام رہتا ہے۔ اور مخلوق سمجھتی ہے کہ ہمارے ساتھ ہم سخن ہے۔

جان لو! کہ آدمی کے وجود میں چار قسم کے نفس ہیں ایک نفس مطمئنہ ہے جو انبیاء اولیاء کو حاصل ہے جو اسرار باری تعالیٰ اور معرفت الٰہی حاصل کر لیتے ہیں۔ وہ حقوق ادا کرنے والے اور ہمیشہ رضائے حق میں رہتے ہیں اور بلاؤں پر صبر کرتے ہیں۔ ایک نفس لوامہ ہے جو مومنوں کو حاصل ہوتا ہے وہ بندگی کرنے اور امر معروف بجا لانے والے ہوتے ہیں۔ اپنے آپ کو نہی منکر سے باز رکھتے ہیں وہ حق تعالیٰ کا ذکر کرنے والے۔ قرآن کی تلاوت کرنے والے ہوتے ہیں ان کے دلوں میں حق کی محبت اور خدا تعالیٰ کا خوف ہوتا ہے۔ ایک نفس ملہمہ ہے جو صادقوں کو حاصل ہوتا ہے ان کا ہر کام صدق پر مبنی ہوتا ہے وہ طلب مولیٰ میں رہتے ہیں لوگوں کی عیب پوشی کرتے ہیں۔ ایک نفس امارہ ہے جو کافروں کا نفس ہے۔ جن کا کام حرص غضب۔ کینہ عداوت رکھنا۔ جھوٹ بولنا۔ لوگوں کو قتل کرنا۔ حرام کھانا اور ہر قسم کے صغیرہ کبیرہ گناہ شرک کفر اختیار کر لیتا ہے۔

جان لو! مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرنے کے بعد نفس (اپنے کئے ہوئے) گناہوں سے انکار کر دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ ہر صغیرہ و کبیرہ گناہ روح کے ذمہ ہے کہ مجھے گناہ سے کوئی اطلاع نہیں

ہے. کیونکہ گناہ اور زندگی کا تعلق روح سے ہے اور مرنے کے بعد (جب روح و جسم علیحدہ ہو جائیں) اس وقت اگر کوئی گناہ سرزد ہو تو میری (نفس) کی ذمہ واری ہے تم مجھے کس لئے ملزم گردانتے ہو. یہ کہہ کر حیران و پریشان کر دیتا ہے. (یہ بھی ایک نفسانی حیلہ ہے) مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کافروں منافقوں کی روح بھی پلید ہوتی ہے. جو (نفس کی صحبت اور تاثیر سے ہر دو (روح و نفس) یکجا اور ایک ہو جاتے ہیں. (اس طرح روح بھی ناپاک ہو جاتی ہے). اور جس کی روح پاک ہے اسے محاسبہ کا کیا خوف ہے.

شرح پیر و مرشد اور ان کے درمیان فرق . اور طالب مرید کسکو کہتے ہیں

مرد مرشد مراد بخش ہوتا ہے. وہ طالب کے وجود میں اللہ کی محبت نور اللہ اپنی نظر سے اس طرح پیدا کر دیتا ہے کہ وہ اسے مکمل طور پر لاسوی اللہ سے باہر نکال دیتا ہے اور راہ باطن یکبارگی کھول کر مشاہدہ حقیقی میں بے حجاب کر دیتا ہے کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ باقی نہیں رہتا. اُسے استغراق دوام حاصل ہو جاتا ہے. یہ مرشد کامل تمام کی نظر کا کمال ہے جو مرشد خود طلب (دنیا) مردار میں (سرگردان) رہتا ہے اس کے طالب اہل شرب بدعتی اور ڈھور ڈانگروں کی مانند ہوتے ہیں. اول پیر اپنے مرید کو حرام کھانے ہی نہیں دیتا. اگر وہ حیلہ کھا بھی لے تو وہ حرام اس کے وجود میں قرار نہیں پکڑتا باہر نکل آتا ہے پیر کی یہ نشانی ہے. ورنہ دنیادی پیر تو محض پریشانی ہے. پیر کو چاہیئے کہ اوّل مرید کے سات بال ہاتھ میں لے کر قینچی سے کاٹ لے تاکہ ان سات بالوں سے (طالب) کے وجود

میں سات تاثیرات پیدا ہو جائیں. اوّل تاثیر یہ کہ اس کے وجود میں حرص باقی نہ رہے. دوسرے بال کی تاثیر سے اس کے وجود میں حسد نہ رہے تیسرے بال کی تاثیر سے وجود میں کبر باقی نہ رہے. چوتھے بال کی تاثیر سے مرید کا نفس مردہ ہو جائے پانچویں بال کی تاثیر سے مرید روشن ضمیر صاحب تاثیر ہو جائے چھٹے بال کی تاثیر سے وہ شب بیدار اور اس کے وجود سے خواب غفلت دور ہو جائے ساتویں بال کی تاثیر سے زمین و آسمان کے ساتوں طبق اس پر واضح ہو جائیں اور لوح محفوظ اس کے مطالعہ میں آجائے جو پیر مرید کے سات بال کاٹ کر اس کو ان سات مراتب پر پہنچا دے وہ تمام پیر ہے. ورنہ وہ (بال کاٹنے والا) حجام ہے مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں. نہیں نہیں جو ایسا کہتا ہے. وہ غلط کہتا ہے. ایسا پیر بھی ناسوتی ناقص و ناتمام ہے. پیر ایسا ہونا چاہیئے جیسے شاہ محی الدین سلطان عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز. والسلام لآ اِلٰہ اِلا اللہ مُحَمَّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واھل بیتہ وازواجہ اجمعین.

تمام شد مجالستہ النبی شریف

شرح در شرح

مجالستہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰت والسلام علیٰ رسولہٖ الکریم۔

قولہٗ تعالیٰ۔ قد جاء کم من اللہ نورٌ وکتبٌ مبین۔ تحقیق آپ کی طرف اللہ کا نور (محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) اور کتاب مبین (قرآن مجید) نازل کیا گیا۔ حیف ہے ان لوگوں کی عقل پر جو قرآن مجید کو تو نور کہتے ہیں۔ لیکن صاحب قرآن کو نور نہیں مانتے۔ عائشہ صدیقہؓ کا قول ہے حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے پھرتے قرآن ہیں رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اول ما خلق اللہ نوری اللہ تعالےٰ نے سب سے پہلے میرا نور پیدا فرمایا۔

ہمارا ایمان ہے کہ حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم حیات النبی ہیں اور اپنے روضۂ انوار میں اُسی طرح تصرف فرماتے ہیں۔ جس طرح اپنی دنیاوی زندگی میں فرماتے تھے۔ قرآن مجید اور نص و حدیث سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ شہدا اپنی قبور میں زندہ ہیں خدا تعالیٰ نے انہیں مردہ کہنے سے مسلمانوں کو منع کر دیا ہے۔ جب شہداء زندہ ہیں تو انبیاء کرام تو بدرجہ اولیٰ زندہ ہیں۔ اولیاء عظام کے متعلق حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اِنَّ اولیاء اللہ

لایموتون بل ینقلبُوْن من الدار الی الدار بے شک اولیاء اللہ مرتے نہیں ہیں بلکہ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتے ہیں "بعث بعد الموت" پر ایمان سے مراد ہی عالم برزخ کی حیات کا اقرار ہے ایک مومن اور کافر قبر میں دونوں زندہ ہوتے ہیں۔ نیک لوگوں کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوتی ہے اور گناہ گار لوگوں کی قبر دوزخ کا گڑھا بن جاتی ہے۔ کلمہ گو کا نفس موت کا ذائقہ چکھ لیتا ہے تو روح نفسانی عنصری وجود کو چھوڑ کر لطیف نورانی قلبی وجود بطور قالب اختیار کر لیتی ہے۔ اور ایک ایسا وجود بن جاتا ہے جیسا وجود ہم اکثر خواب میں دیکھتے ہیں۔ قبر کی زندگی قلب اور روح کی زندگی ہے۔ چونکہ کافروں اور گناہ گاروں کو یہ وجود نصیب نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کی روح نفسانی وجود میں مقید ہو کر رہ جاتی ہے۔ اور وہ مبتلائے عذاب رہتے ہیں قولہٗ تعالےٰ وکیف تکفرون باللہ وکنتم امواتًا۔ فاحیاکم ثمَّ یمیتکم ثم یحیکم ثم الیہ ترجعون ۰ تم اللہ کی (ذات اور صفات) کا کیسا انکار کرو گے تم تھے مردہ۔ تمہیں زندگی عطا کی۔ پھر وہ تمہیں موت دے دیتا ہے۔ پھر تمہیں (عالم برزخ) میں زندگی عطا کر دیتا ہے۔ پھر (بروز حشر) تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ منورہ پر حاضر ہو کر الصلوٰت والسلام علیکَ یا رسول اللہ کہنا اور التحیات میں ایہا النبیؐ یا نبی اللہ کہنا حضور کی حیات کا واضح ثبوت ہے۔ سلطان العارفین فرماتے ہیں جو شخص رسول پاکِ صلے اللہ علیہ وسلم کو حیات النبی نہیں مانتا وہ سست دین کذاب اور منافق ہے۔ تاریخ میں ایسے بے شمار

واقعات موجود ہیں جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کے شاہد ہیں نورالدین زنگیؒ شام کے بادشاہ کا حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پر مدینہ میں آکر دو یہودیوں کو قتل کرنا۔ جو بظاہر مسلمانوں کی شکل وصورت اختیار کرکے در پردہ حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی طرف سرنگ لگاکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو نکال لینا چاہتے تھے۔ اب روضہ کے گرد اور سبز جالی کے ساتھ نورالدین زنگی نے مختلف دھاتوں کو پگھلاکر ایک کنواں نما دیوار بنادی ہے۔ قصیدہ بردہ شریف کے مصنف علامہ بوصیری علیہ الرحمتہ کے قصیدے سے خوش ہوکر ان کو خواب میں حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر عطا فرمائی۔ اس طرح ان کا فالج دور ہوگیا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لمعات میں فرماتے ہیں کہ جب میں نے روضۃ الرسول پر حاضری دی۔ اور جتنی بار حاضری دی ہر بار رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف ایک نئے نور سے متوجہ ہوئے۔

کلمہ طیب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے تین جز ہیں (۱) لا الٰہ نفی (۲) الا اللہ اثبات (۳) اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضوری لا الٰہ نفی کے ساتھ پڑھنے سے موتوا قبل ان تموتوا کا مقام نصیب ہوتا ہے۔

الا اللہ کو اثبات کی کنہ ذکر کرنے سے الا اللہ کی معرفت دائمی حیات الہام اور روشن ضمیری نصیب ہوتی ہے۔

محمد الرسول اللہ کہنے اور استغراق سے حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری مجلس نصیب ہوتی ہے۔

اگر کلمہ گو اور کافر دونوں کا حال قبر میں ایک سا ہی ہو۔ تو پھر کلمہ طیب پڑھنے کا فائدہ ہی کیا ہوا۔

وجود مبارک صورت مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تین طریقوں سے تحقیق ہے۔

اوّل۔ ظاہری صورت جو بشریت میں ظہور پذیر ہوئی۔ القرآن انا بشرٌ مثلکم۔

دوم۔ جثہ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم سراپا نور ہے کہ مثل آفتاب ہر جگہ اس کا ظہور ہے قدجاء کم من اللہ نور (القرآن)

سوم۔ صورت وسیرت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم جس کا تصور قرآن مجید نے دیا ہے۔

وجود مبارک وصورت مبارک صلے اللہ علیہ وسلم

انا بشرٌ مثلکم

حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبرؓ کے ہمراہ بحکم خدا مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ۶۲۲ء میں (سنہ ۱۰ نبوت) ہجرت فرمائی یکم ربیع الاوّل سنہ کو اونٹنی پر سوار بحیرہ عرب کے ساحل کے ساتھ ساتھ ایک لمبی راہ اختیار کی۔ کیونکہ مکہ کے روساء نے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطلاع دینے والے کو ایک سو سرخ اونٹ انعام دینے کا اعلان کر رکھا تھا مکہ اور اس کے قرب وجوار کا ہر چھوٹا بڑا آپ کی تلاش میں سرگرداں تھا۔ اثنائے سفر میں آپ کا گذر ایک بدوی عورت ام معبدؓ کے گھر پر ہوا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس

عورت سے کھانے پینے کی کوئی چیز طلب کی۔ ایک بکری کو دیکھ کر اس کا دودھ دوہنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ ام معبدؓ نے بتایا کہ بکری بیمار ہے اور دودھ نہیں دیتی حضور پاک رحمت عالم نے اس عورت سے اجازت لے کر جب بسم اللہ کہتے ہوئے بکری کے تھنوں کو ہاتھ لگایا تو اس کے تھن دودھ سے بھر گئے۔ حضور پاک نے دودھ نکالا۔ خود بھی سیر ہو کر پیا اور صدیق اکبر کو بھی پلایا۔ اور اس عورت سے کہا کہ اس کے پاس جتنے خالی برتن ہیں۔ وہ لے آئے آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے دودھ دوہ کر وہ سب برتن بھر دیئے اور وہاں سے اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔ سب لوگ بجا طور پر ام معبدؓ کی خوش قسمتی پر رشک کرتے ہیں۔ القصہ جب ام معبدؓ کے خاوند گھر واپس آئے اور تمام برتن دودھ سے بھرے ہوئے دیکھے تو ام معبدؓ نے حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے اور بکری کا دودھ دوہنے کی کیفیت بیان کی اور اپنے خاوند کے استفسار پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا جو حلیہ مبارک بیان کیا۔ وہ تاریخ کے اوراق میں ثبت ہے اور ہمیشہ زندہ و تابندہ رہے گا۔ ام معبدؓ بیان کرتی ہیں۔ آپ پاکیزہ اور کشادہ چہرہ والے ہیں۔ پسندیدہ خو۔ نہ پیٹ بڑھا ہوا۔ نہ سر کے بال گرے ہوئے زیبا صورت۔ صاحبِ جمال۔ آنکھیں سیاہ و فراخ بال لمبے اور گھنے۔ آواز میں بھاری پن (رعب و دبدبہ لئے ہوئے) بلند گردن روشن آنکھیں۔ سرمگیں چشم۔ باریک و پیوستہ ابرو۔ سیاہ و گھنگریلے بال خاموش و پر وقار گویا دبستگی لئے ہوئے۔ دور سے دیکھنے میں خوبصورت دل کو کھینچنے والے۔ قریب سے دیکھنے پر نہایت شیریں و کمال حسین عمدہ شیریں کلام۔ الفاظ واضح کلام کمی بیشی سے معرا۔ گفتگو گویا موتیوں کی

لڑی ہے۔ میانہ قد نہ اتنے کوتاہ کہ حقیر نظر آئیں نہ اتنے طویل کہ آنکھ کو نفرت ہو۔ زیبندہ نہال کی تازہ شاخ زیبندہ منظر، والا قدر۔ اس کے رفیق اس کے گرد و پیش رہتے ہیں۔ جب وہ کچھ کہتا ہے تو وہ چپ چاپ سنتے ہیں جب وہ کوئی حکم دیتا ہے تو تعمیل کیلئے جھپٹتے ہیں۔ مخدوم مطاع نہ کوتاہ سخن نہ فضول گو۔

سلطان العارفینؒ نے مفتاح العارفین میں شمائل نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

بیاض اللون حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم گندمی رنگ رکھتے تھے۔
واسعة الجبه ۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک کشادہ تھی۔
افلج الانسان حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک کشادہ تھے
اقنی الانف حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ناک مبارک بلند تھی
اسود العین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں مبارک سیاہ تھیں۔
محمة اللحیه حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک گھنی تھی
طویل الیدین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک لمبے تھے۔
رقیق الانامل حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی انگلیاں مبارک پتلی تھیں
تام القد حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک میانہ تھا۔

ولیس فی بدیه شعرٌ الا کا لخط من سدره الی سرة ۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک پر بال نہ تھے۔ صرف ایک خط سینہ سے ناف تک کھینچا ہوا تھا۔

دوم جثہ سر نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا نور ہے جس کا ہر جگہ مثل آفتاب ظہور ہے۔ کاملوں کے لئے آفتاب کی طرح روشن ہے جو ان سے کبھی جدا نہیں ہوتا

جز حضوری ہر طریقہ راہزن

باطنی حضوری مجلس نو مقامات پر قائم ہوتی ہے۔
(۱) مقام ازل (۲) مقام ابد (۳) مدینہ مبارک روضہ مطہرہ پر۔ (۴) خانہ کعبہ یا مقام جبل عرفات میں (۵) عرش کے اوپر (۶) مقام قاب قوسین پر (۷) بہشت میں (۸) حوض کوثر پر (۹) دیدار الٰہی کے انوار میں۔ مجلس کی چند اقسام ہیں
(۱) مجلس عام (۲) مجلس خاص (۳) مجلس خاص الخاص (۴) مجلس اہل البیت جس میں ہر کسی کو داخلہ کی اجازت نہیں۔ حضوری مجلس ایک کسوٹی ہے جس سے حضوری طالب کے وجود میں ترک توکل۔ توحید۔ تجرید و تفرید۔ توفیق بحق رفیق نصیب ہو جاتی ہے۔ جو لوگ بہشت میں کچھ کھا پی لیتے ہیں۔ انہیں تمام عمر بھوک پیاس نہیں لگتی۔ حوض کوثر کا پانی پی کر وجود پاک ہو جاتا ہے۔ چنانچہ محمدی ذوق معرفت وصال اور جمعیت نصیب ہو جاتی ہے۔ ایسا شخص کشف و کرامات سے ہزار بار استغفار کرتا ہے۔ حضوری مجلس میں صدیق اکبرؓ کی نظر سے طالب کے وجود میں صدق و صفاء پیدا ہو جاتا ہے کبر اور نفاق اس کے وجود سے نکل جاتا ہے۔ حضرت عمر فاروق

رضی اللہ عنہ کی نظر سے اس کے وجود میں عدل اور محاسبہ نفسی پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے حرص و ہوا نفسانی اور ہر قسم کے خطرات اس کے وجود سے نکل جاتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نگاہ سے اس کے وجود میں۔ ادب حیاء اور سخا پیدا ہو جاتی ہے۔ بے ادبی بے حیائی اور بخل اس کے وجود سے نکل جاتا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نگاہ سے اس کے وجود میں علم۔ ہدایت۔ فقر اور تقویٰ پیدا ہو جاتا ہے۔ جہالت دنیاوی محبت اس کے وجود سے اٹھ جاتی ہے۔ حضوری مجلس میں دنیا کا سوال کرنے والا اپنے مرتبہ سے گر جاتا ہے اور اسے مجلس سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ عالم علماء کو ہر رات یا جمعرات یا ماہ بماہ یا سال بسال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دیدار پر انوار ہوتا ہے۔

شرح دیدار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

بعض عارف فقیر جو نظر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں منظور ہوتے ہیں وہ روحانیت کے لطیف جثہ سے حضوری ہوتے ہیں لیکن روحانی جثہ والے صورت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھتے۔ یہ معشوقی و محبوبی مراتب ہیں۔ جو مشق وجودیہ مرقوم اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتے ہیں۔ دوسرے فقیر وہ ہوتے ہیں جو تصور سے جثہ جسد قالب طے کر لیتے ہیں۔ وہ ہمیشہ صورت مبارک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہیں۔ اور آنکھ جھپکنے

کے لئے بھی اپنی نظر دیدار سے جدا نہیں کرتے۔ حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھتے ہیں۔ یہ جان فدا عاشقوں کے مراتب ہیں۔ عاشق فقیر بنظر نگاہ عین عیان ہوتا ہے۔ جو دنیا کی بادشاہی سے بہتر ہے ان کا دل غنی اور ان کی نگاہ ہمیشہ دیدار پر ہوتی ہے۔

تیسرے یہ کہ (فقیر) حاضرات اسم اللہ ذات سے پیوستہ ہوکر اپنے وجود میں غوطہ لگاتے اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر جواب باصواب حاصل کرتے ہیں۔ اور ایک ساعت ایک لحظہ کے لئے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں ہوتے۔ یہ مراتب اس فقیر کے ہیں جو محبوب القلوب۔ جس کا نفس فنا۔ جو زندہ قلب بقائے روح والا ہوتا ہے۔

پس فقیر اولیا، عارف باللہ کی تین اقسام ہیں۔

اوّل وہ فقیر جسے خدا اور اس کا رسول جانتے ہیں۔ لیکن وہ اپنے آپ کو نہیں جانتا۔

دوم۔ وہ فقیر جو قرب حضوری میں اپنے آپ کو جانتے ہیں۔ مگر مخلوق ان کو نہیں جانتی۔ وہ ستر اسرار الٰہی میں پوشیدہ رہتے ہیں سوم وہ فقیر جو خود کو بھی جانتے ہیں اور خلق خدا بھی انکو جانتی ہے اور وہ مشہور ہوتے ہیں۔ ان کا خطاب فقیر اولیاء اللہ ہوتا ہے۔ فقر کے یہ تینوں مراتب اختیاری ہیں جو غرق مع اللہ ذات میں ہوشیار رہنے سے حاصل ہوتے ہیں۔

مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہونے کے طریقے

قادری طریق کا پہلا سبق یہ ہے کہ . . . . .

(۱) تصور اسم اللہ
(۲) ضرب الا اللہ
(۳) توجہ باطنی سے (گم ہوکر)
(۴) حضوری مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوتا ہے۔

حضوری کا پہلا طریقہ: کامل مرشد مکمل جامع نور الہدیٰ حضوری مرشد کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہ اپنے مرید کو ہاتھ سے پکڑ کر حضوری مجلس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل کر دیتا ہے۔ غوث پاک سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کو پیر دستگیر اس لئے کہتے ہیں کہ آپ ہر روز تین ہزار طالبوں کو الا اللہ کی معرفت میں مستغرق فرماتے اور دو ہزار طالبوں کی دستگیری کر کے حضوری مجلس میں داخل کر دیتے اس لئے لازم ہے کہ کسی کامل قادری سروری مرشد کی تلاش کی جائے۔

حضوری کا دوسرا طریقہ: مجلس خاص الخاص حضرت محمد سرور کائنات کا نشان و مکان یوں ہے۔ کہ جو کوئی۔

(۱) مراقبہ
(۲) ذکر اللہ (اشتغال اللہ) یا
(۳) تصور اسم اللہ

کے فکر سے استغراق کر کے خود سے بیخود اور غرق ہو جائے تاکہ وہ شغل اللہ اُسے حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی باطنی مجلس سے مشرف کر دے۔ چاہیئے کہ اس مجلس میں لاحول، کلمہ طیب یا درود پاک کا ورد کرے۔

حضوری کا تیسرا طریقہ: شرح مراقبہ۔ تحقیقات باطن کراسیں شیطانی

نفسانی باطل خطرات واہمات دنیاوی حادثات راہ نہیں پاتے۔ جب طالب باطن کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے تو اسے چاہیئے کہ اشتغال اللہ شروع کرنے سے پہلے اپنے اوپر حصار کرے۔ تین بار تسمیہ مع اعوذ باللہ تین بار درود شریف۔ تین بار آیات الکرسی۔ تین بار سلامٌ قولاً من رب الرحیم تین تین مرتبہ ہر چار قُل۔ تین بار کلمہ طیب پڑھے اور اپنے اوپر دم کرے
(۲) اسم اللہ و اسم محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر جمائے۔ (۳) بعد ازاں آنکھیں بند کرکے انبیاء اولیاء اللہ کی ملاقات اور الا اللہ کی معرفت کی نیت کرے۔ مرشد کامل بے شک اپنی رفاقت سے پہنچا دیتا ہے۔ اسی طرح حضوریٔ حق مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم اور انبیاء اولیاء اللہ کی مجلس نصیب ہو جاتی ہے۔

<u>حضوری کا چوتھا طریقہ</u>، طالب اللہ اسمائے ذات اللہ۔ للہ۔ لہٗ، ہُو کو دل پر تصور کی انگشت شہادت سے لکھتا رہتا اور دل کی طرف متوجہ ہو کر دیکھتا رہتا ہے۔ تو ان اسماء کے حروف میں سے نوری تجلیات ہونے لگتی ہیں اور طالب اس نور میں گم ہو کر حضوری حق سے مشرف ہو جاتا ہے۔

<u>حضوری کا پانچواں طریقہ</u>۔ جو طالب اسم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا تصور کرتا اور درود شریف پڑھتا ہوا حضوری مجلس کی نیت سے باطن کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ تو استغراق سے حضوری مجلس میں داخل ہوتا ہے جہاں اول نص و حدیث ذکر اللہ کی آواز آتی ہے بعد ازاں دیدار سے مشرف ہو جاتا ہے۔

<u>حضوری کا چھٹا طریقہ</u>: چاہیئے کہ رات کے وقت کسی زندہ ولی اللہ

یا شہید کی قبر پر جائے۔ جہاں فیض رسانی عام اور مخلوق خدا کی آمد و رفت کافی ہو۔

(۱) اول دوگانہ بنیت ثواب حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم پڑھے۔
(۲) پھر قعدہ کی صورت قبر کی غربی جانب قبر کی طرف منہ کرکے بیٹھے۔
(۳) سورۃ فاتحہ قل شریف درود شریف تین تین بار پڑھ کر صاحب قبر کو ایصال کرے۔
(۴) اسم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا تصور کرے۔ اور سات بار سورۃ مزمل شریف پڑھے
(۵) بعد ازاں با تصور کلمہ طیب کا ذکر کرتے ہوئے مستغرق ہو جائے، صاحب قبر کی رفاقت سے بے شک حضوری مجلس نصیب ہو جائے گی
(۶) اگر قبر میسر نہ ہو تو اپنے گھر میں الگ تھلگ۔ بوقت شب یہ عمل کیا کرے۔ اور کاغذ پر روضہ مبارک محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نقشہ بنا لے اور اسے سامنے رکھا کرے۔

حضور پاکؐ صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری مجلس میں داخل ہونے کے لئے چند چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔

(۱) طالب کا قلب زندہ ہو اس کا وجود پُر نور ہونا چاہیئے۔ کیونکہ نور کو ہی حضور ہے۔
(۲) طالب حضوری کو درود پاک اور کلمہ طیب کا ذکر کثرت سے کرتے رہنا چاہیئے۔
(۳) شریعت کی پابندی اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت

اور کامل مرشد کی رفاقت بغیر حضوری مجلس نصیب نہیں ہوتی۔ وما توفیقی الا باللہ۔

حاضرات اسم اللہ ذات سے حضوری مجلس

مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ جب طالب اپنے دل پر اسم اللہ کا تصور اچھی طرح نقش کر لیتا ہے۔ اور وہ ٹھیک طور پر سکونت قرار پکڑ لے۔ اور طالب باطن میں اسم اللہ کو درست دیکھے تو اسم اللہ سے آفتاب کی روشنی کی طرح نور نکلے گا۔ اور معرفت الٰہی کے نور کی تجلیات سے شیطانی وسوسے خطرات اور تاریکی سیاہی اندھیرا دور ہو جائے گا۔ مرشد طالب کو کہے کہ وہ باطنی توجہ اور تفکر سے دل کے ارد گرد دیکھے۔ اس وقت دو حالتیں ہوں گی۔ یا تو طالب باطن میں غرق ہو جائے گا۔ تو معلوم ہو گا کہ باطن میں اسے معرفت الٰہی کا نور حاصل ہو گیا ہے۔ اگر طالب باطن میں غرق میں باشعور ہو تو کہے گا کہ دل کے گرد ایک وسیع میدان ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ اس کے اندر روضے کی شکل کا ایک گنبد ہے جس کے دروازہ پر ایک قفل ہے جس پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہے اس وقت طالب اللہ، ذکر اللہ اللہ۔ اللہ کرے وہ تالہ کھل جائے گا اس طرح طالب روضہ کے اندر جاکر دیکھے گا تو اُسے حضوری مجلس دکھائی دے گی اس مجلس میں قرآن وحدیث کا ذکر اذکار سنائی دے گا۔

سیوم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی صورت وسیرت کا تصور قرآنی

اللہ جل شانہٗ نے اپنے حبیب پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی صورت اور سیرت کا ایک تصور قرآن مجید میں دیا ہے۔ آپ نگاہ عشق سے اس سے بھی آگہی اور فیض حاصل کریں۔

قد جاءکم من اللہ نور۔ تحقیق آپ صلے اللہ علیہ وسلم نور من نور اللہ میں " الحدیث" اول ما خلق اللہ نوری۔ اللہ تعالے نے سب سے پہلے میرا ہی نور پیدا فرمایا۔

والضحٰی۔ قسم ہے آپ کے روز روشن کی طرح تاباں چہرے کی۔ پہلی امتوں کے لوگ آپ کے چہرۂ انوار کے وسیلہ سے دعائیں مانگا کرتے۔ جو کوئی آپ کا چہرہ دیکھ لیتا بے ساختہ پکار اٹھتا یہ ایک سچے شخص کا چہرہ ہے۔

والیل۔ قسم ہے رات کی سیاہی اور آپ کی زلفوں کی کہ ہزاروں عاشقوں کے دل آپ کی زلفوں کے پیچ کے اسیر ہیں۔

الم نشرح لک صدرک کیا ہم نے آپ کا سینہ نور اسلام کیلئے کشادہ نہیں کر دیا ہے۔

آپ کے قلب پر جبرائیل امین بحکم الٰہی قرآن مجید نازل فرماتے ہیں۔

" الحدیث" تنام عینی ولا تنام قلبی۔ میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا۔

ما زاغ البصر وما طغیٰ۔ پیارے رسول آپ کی آنکھیں بیدار

کے وقت نہ تو بہکتی ہیں نہ جھکتی ہیں وقاب قوسین او ادنیٰ معراج کی رات آپ کا اللہ رب العزت سے کمان کے دو سروں جتنا فاصلہ رہ گیا "الحدیث" لی مع اللہ وقت لایسعنی فیہ ملک مقرب و نبی مرسل میرا اور اللہ کا ایک ایسا وقت ہے جس میں ملک مقرب اور نبی مرسل کو بھی دخل نہیں۔ سدرۃ المنتہیٰ پر جبرائیل امینؑ بھی پیچھے رہ گئے اور بزبان حال کہا.........

اگر یک سر موئے بر تر پرم　　　فروغ تجلی بسوزد پرم

آپ کو روح الامین عطا کی گئی ہے جس نے کائنات عالم کا بار امانت اٹھایا ہوا ہے۔

یَدُاللّٰہِ فَوقَ ایدیھم۔ آپ کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے آپ کے ہاتھوں میں اللہ کا نور الٰہی قوت ہے۔ قولہٗ تعالیٰ۔ **وما رمیت از رمیت ولکن اللّٰہ رمیٰ۔** یارسول اللہ۔ (جنگ بدر) میں جو آپ نے مٹھی بھر ریت کفار کی طرف پھینکی اور (جو ہر کافر کی آنکھ تک پہنچ گئی) وہ آپ نے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی ہے۔ آپ کے ہاتھوں میں رحمت ہے۔ شفاء ہے' معجزہ ہے۔ یارسول اللہ آپ لوگوں کے لئے دعا کے وقت ہاتھ اٹھا دیا کریں۔ یہ ان کی تسکین کا باعث ہے۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عین نماز کے عالم میں ہم آپ کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھی ہوئی دیکھتے ہیں۔ ہم نے بیت المقدس کی بجائے کعبہ مکرم کو آپ کے لئے قبلہ مقرر کر دیا ہے۔ آپ نماز میں ہی قبلہ کی سمت تبدیل کر لیں۔

ایک نگاہ جے عاشق تکے لکھ ہزاراں تارے ہو

وما ینطق عن الھویٰ ہم جب کوئی کلام کرنا چاہتے ہیں تو ایک ہوا ایک خواہش ہمارے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ جو الفاظ کا جامہ پہن کر **وعلمہ البیان** کی صورت زبان سے ادا ہوتی ہے لیکن رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہمہ وقت وحی الٰہی تھی۔ جس کی دو اقسام تھیں۔

(۱) **اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثلُکُم** کے مقام پر جو وحی الٰہی نازل ہوتی وہ حدیث پاک کا حصہ بنتی۔

(۲) جو وحی لی مع اللہ وقتٌ کے یا جبرائیل امین کلام الٰہی لے کر نازل ہوتے وہ قرآن مجید کا حصہ بنتی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی قسم میری زبان سے کبھی سوائے حق کے اور کچھ نہیں نکلتا۔

یاایھا المزمل اے کملی پوش رسول **یاایھا المدثر** اے چادر پہننے والے نبی۔

سنا ہے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں　　　میرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یارسول اللہؐ

یاصاحب الجمال و سید البشر　　　من وجھک المنیر لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ　　　بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آپ پر اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی حضور پاک پر درود بھیجو اور سر تسلیم خم کر دو۔ اللھم صل علی محمد وعلیٰ محمد وبارک وسلم علیہ

فقیر الطاف حسین قادری سروری سلطانی
الملقب آخری عہد کا خلیفہ سلطانی عزیز کالونی ونڈالہ روڈ شاہدرہ لاہور